نماز

(از جناب خالد کمال صاحب مبارکپوری)

اسلام کا پہلا رکن کلمہ توحید کا اقرار اور اعتقاد ہے۔ جس کے بعد انسان اسلام کے وسیع دائرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اسلام کا دوسرا اور نہایت ہی اہم رکن نماز ہے جس کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے۔

امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویوتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءھم واموالہم الا بحق الاسلام وحسابہم علی اللہ۔

(بخاری و مسلم)

" میں اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہوں جب تک کہ وہ اس بات کی شہادت نہ دے دیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور جب تک نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں۔ جب یہ سب کر لیں گے تو ان کے اموال اور ان کے خون محفوظ ہو جائیں گے۔ مگر اسلام کے حق میں، اور ان کا معاملہ حساب و کتاب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔ "

جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے اسی طرح عصر اور عشاء کی بھی چار چار رکعات ہیں۔ اور مغرب کی تین رکعات۔ اور فجر کی دو رکعت فرض ہے۔ چوبیس گھنٹہ میں انسان نہ جانے کیا کیا کرتا ہے، کہاں کہاں آتا جاتا ہے کون کون سے حالات سے دوچار ہوتا ہے۔ اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ ہر نماز کے لئے پندرہ پندرہ منٹ نکال لے۔ جس طرح اپنے تمام کاموں کے لئے وقت نکالتا ہے اسی طرح نماز بھی اس کا خود اپنا کام ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو اس سے بے نیاز ہے۔ اس کو تمہارے ان صوم و صلوٰۃ کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ صرف تم کو اجر دینے کا ارادہ فرما کر انسان کو چاہتا ہے کہ دن رات کے اندر کچھ ایسے اوقات جو کہ اس سے متعلق ہیں نکال لیا کرے تاکہ ان اوقات میں وہ اپنے رب کے روحانی رشتہ قائم کر کے اپنی عبدیت اور اس کی ربوبیت کا مظاہرہ کر لیا کرے۔ اور اس سے نیک کاموں کی توفیق طلب کیا کرے کیونکہ وہ صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ (بقرہ)

" استعانت طلب کرو صبر و نماز کے ذریعہ "

یعنی تم صبر و نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیا کرو۔ اس کی زندہ مثالیں بھی احادیث نبوی اور حیات رسول عربی میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ کتب احادیث میں مذکور ہے کہ جب آپ کو کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو آپ نماز کی جانب سبقت کرتے اور نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ ایسے ہی حضرت ابن عباس کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں ان کو ان کے لڑکے کے انتقال کی خبر دی گئی تو آپنے سواری سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ میں نے کوئی نیا کام نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس پر عمل کیا ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر اسی آیت واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ کی تلاوت فرمائی۔

غرض نماز صرف ادائے گی فرض ہی نہیں ہے بلکہ استمداد و اعانت خداوندی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے فرضیت کے باوجود اس کے کچھ اور تقاضے بھی ہیں۔ اور اسکی اہمیت ارکان اسلام میں سب سے زیادہ رکھی گئی ہے۔ اور اس کے تارک کے متعلق علمائے اسلام کے مختلف خیالات

ہیں جو قدر مشترک اہداد و انداز پر مشتمل ہیں۔ اور ان سے ملامت کا صدور ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص نماز کے وجوب اور اس کی فرضیت کا معتقد ہوتے ہوئے نماز کو صرف کاہلی اور سستی کی وجہ سے ترک کر دے تو علمائے اسلام اس کے بارے میں حسب ذیل مختلف اقوال پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اگر ایسا شخص توبہ و استغفار کرے تو فبہا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

۲۔ ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے گا اور اس پر مرتد اور اسلام سے نکل جانے کا حکم لگایا جائے گا۔

۳۔ ایسے شخص کو نہ قتل کیا جائے گا نہ اس کی تکفیر کی جائے گی۔ بلکہ اس کو اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ توبہ نہ کر لے

یہ امام ابو حنیفہ، امام ثوری اور مزنی وغیرہ کا قول ہے۔ یہ تمام اقوال اس صورت میں معتبر ہیں۔ جبکہ تارک صلوۃ نماز کے وجوب اور اس کی فرضیت کا اقرار کرتا ہو۔ اور اگر کوئی شخص سرے سے نماز کی فرضیت ہی کا انکار کرے تو باجماع علمائے امت ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے اور اسلام سے باہر ہو جاتا ہے۔